صحیح بخاری

حضرت الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال قال رسول اللہ ﷺ انما الأعمال بالنيات

ما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

صحیح بخاری

جلد ششم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ

حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند



نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوڑی تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئو ناتھ بھنجن، یوپی

فہرست مضامین
بخاری شریف جلد ششم

صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي وَمَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سِوَاكٌ رَطْبٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَأَبَدَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَأَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَصَمْتُهُ وَنَفَضْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ، ثُمَّ دَفَعْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَنَّ بِهِ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَنَّ اسْتِنَانًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ، فَمَا عَدَا أَنْ فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَفَعَ يَدَهُ أَوْ إِصْبَعَهُ ثُمَّ قَالَ: ((فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى)) ثَلَاثًا ثُمَّ قَضَى وَكَانَتْ تَقُولُ: مَاتَ وَرَأْسُهُ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي.

[راجع: ٨٩٠]

مسلم نے بیان کیا' ان سے صخر بن جویریہ نے' ان سے عبدالرحمن بن قاسم نے' ان سے ان کے والد (قاسم بن محمد) نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ (ان کے بھائی) عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک تازہ مسواک استعمال کے لیے تھی۔ آپ اس مسواک کی طرف دیکھتے رہے۔ چنانچہ میں نے ان سے مسواک لے لی اور اسے اپنے دانتوں سے چبا کر اچھی طرح جھاڑنے اور صاف کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی۔ آپ نے وہ مسواک استعمال کی جتنے عمدہ طریقہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسواک کر رہے تھے' میں نے آپ کو اتنی اچھی طرح مسواک کرتے کبھی نہیں دیکھا۔ مسواک سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ یا اپنی انگلی اٹھائی اور فرمایا۔ "فی الرفیق الاعلی" تین مرتبہ' اور آپ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو سر مبارک میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان میں تھا۔

تشریح اس میں یہ اشارہ تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا اور آخرت دونوں میں ایک جگہ رہیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ جانتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دنیا اور آخرت میں آپ کی بیوی ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کھانا تیار کر کے ایصال ثواب کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم کے ثواب کی نیت کیا کرتا تھا۔ ایک شب خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ عتاب کی نظر سے مجھ کو دیکھ رہے ہیں۔ میں نے سبب پوچھا ارشاد ہوا یہ امر سب کو معلوم ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں کھانا کھایا کرتا ہوں۔ (لہذا تم کو بھی ایصال ثواب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی شامل کرنا چاہیے) حضرت مجدد کہتے ہیں میں نے اس روز سے آپ کی ازواج مطہرات خصوصاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی ایصال ثواب میں شریک کرنا شروع کر دیا۔ کھانا کھلانے کے لیے مطلقاً ایسا ایصال ثواب جو کسی قید یا رسم کے بغیر ہو اور خالص خدا کی رضا کے لیے کسی غریب مسکین یتیم کو کھلایا جائے اور اس کا ثواب بزرگوں کو بخشا جائے' اس کے جواز میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

٤٤٣٩ - حَدَّثَنِي حِبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ

(۴۴۳۹) مجھ سے حبان بن موسیٰ مروزی نے بیان کیا' کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی' انہیں یونس نے خبر دی' انہیں ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار پڑتے تو اپنے اوپر معوذتین (سورۃ فلق اور سورۃ الناس) پڑھ کر دم کر لیا کرتے تھے اور

فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ طَفِقْتُ أَنْفِثُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفِثُ وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْهُ.

[أطرافه في: ٥٠١٦، ٥٧٣٥، ٥٧٥١].

اپنے جسم پر اپنے ہاتھ پھیر لیا کرتے تھے' پھر جب وہ مرض آپ کو لاحق ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو میں معوذتین پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی تھی اور ہاتھ پر دم کر کے حضور اکرم ﷺ کے جسم پر پھیرا کرتی تھی۔

٤٤٤٠- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْغَتْ إِلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَيَّ ظَهْرَهُ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ)).

[طرفه في: ٥٦٧٤].

(۴۴۴۰) ہم سے معلیٰ بن اسد نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے بیان کیا' کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا' ان سے عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنا' وفات سے کچھ پہلے آنحضرت ﷺ پشت سے ان کا سہارا لیے ہوئے تھے۔ آپ نے کان لگا کر سنا کہ حضور اکرم ﷺ دعا کر رہے ہیں۔ "اے اللہ! میری مغفرت فرما' مجھ پر رحم کر اور میرے رفیقوں سے مجھے ملا۔"

٤٤٤١- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلاَلٍ الْوَزَّانِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: ((لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ لاَ ذَلِكَ لأُبْرِزَ قَبْرُهُ خَشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا. [راجع: ٤٣٥]

(۴۴۴۱) ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو عوانہ وضاح یشکری نے بیان کیا' ان سے ہلال بن ابی حمید وزان نے' ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا' اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو اپنی رحمت سے دور کر دیا کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر بھی کھلی رکھی جاتی لیکن آپ کو یہ خطرہ تھا کہ کہیں آپ کی قبر کو بھی سجدہ نہ کیا جانے لگے۔

غالباً آپ کی اس مبارک دعا کی برکت تھی کہ قبر مبارک کو اب بالکل مسقف کر کے بند کر دیا گیا ہے۔ یہ کتنا بڑا معجزہ ہے کہ آج ساری دنیا میں صرف ایک ہی سچے آخری رسول ﷺ کی قبر محفوظ ہے اور وہ بھی اس حالت میں کہ وہاں کوئی کسی بھی قسم کی پوجا پاٹ نہیں۔ (ﷺ)

٤٤٤٢- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ

(۴۴۴۲) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے لیث بن سعد نے بیان کیا کہ مجھ سے عقیل نے بیان کیا' ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ

[راجع: ٤٣٥، ٤٣٦]

٤٤٤٥ – أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي ذَلِكَ، وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا، قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَلَا كُنْتُ أُرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدٌ مَقَامَهُ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ، فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَبِي بَكْرٍ. رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو مُوسَى وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٩٨]

(۴۴۴۵) مجھے عبیداللہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' میں نے اس معاملہ (یعنی ایام مرض میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امام بنانے) کے سلسلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے بار بار پوچھا' میں بار بار آپ سے صرف اس لیے پوچھ رہی تھی کہ مجھے یقین تھا کہ جو شخص (حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی زندگی میں) آپ کی جگہ پر کھڑا ہو گا' لوگ اس سے کبھی محبت نہیں رکھ سکتے بلکہ میرا خیال تھا کہ لوگ اس سے بدفالی لیں گے' اس لیے میں چاہتی تھی کہ حضور اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم نہ دیں' اس کی روایت ابن عمر' ابوموسیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے کی ہے۔

٤٤٤٦ – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَإِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ.

[راجع: ٨٩٠]

(۴۴۴۶) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے یزید بن الہاد نے بیان کیا' ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے' ان سے ان کے والد قاسم بن محمد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان (سر رکھے ہوئے) تھے۔ حضور اکرم ﷺ (کی شدت سکرات) دیکھنے کے بعد اب میں کسی کے لیے بھی نزع کی شدت کو برا نہیں سمجھتی۔

٤٤٤٧ – حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ

(۴۴۴۷) مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا' کہا ہم کو بشر بن شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی' کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا' ان سے زہری نے بیان کیا' انہیں عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری نے خبر دی اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان تین صحابہ میں سے ایک تھے جن کی (غزوہ تبوک میں شرکت نہ کرنے کی) توبہ قبول ہوئی تھی۔ انہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے باہر آئے۔ یہ اس مرض کا واقعہ ہے جس میں آپ نے وفات پائی تھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے پوچھا' ابوالحسن! حضور اکرم ﷺ کا آج مزاج کیا ہے؟ صبح انہوں نے بتایا کہ

رَسُولُ اللهِ؟ فَقَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللهِ بَارِئًا، فَأَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ وَاللهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ، عَبْدُ الْعَصَا وَإِنِّي وَاللهِ لَأَرَى رَسُولَ اللهِ ﷺ سَوْفَ يُتَوَفَّى مِنْ وَجَعِهِ هَذَا، إِنِّي لَأَعْرِفُ وُجُوهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ، اذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلْنَسْأَلْهُ فِيمَنْ هَذَا الْأَمْرُ إِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذَلِكَ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ، فَأَوْصَى بِنَا فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّا وَاللهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ، وَإِنِّي وَاللهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

الحمدللہ اب آپ کو افاقہ ہے۔ پھر عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کے کہا کہ تم، خدا کی قسم تین دن کے بعد زندگی گزارنے پر تم مجبور ہو جاؤ گے۔ خدا کی قسم، مجھے تو ایسے آثار نظر آرہے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ اس مرض سے صحت نہیں پا سکیں گے۔ موت کے وقت بنو عبدالمطلب کے چہروں کی مجھے خوب شناخت ہے۔ اب ہمیں آپ کے پاس چلنا چاہیے اور آپ سے پوچھنا چاہیے کہ ہمارے بعد خلافت کسے ملے گی۔ اگر ہم اس کے مستحق ہیں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا اور اگر کوئی دوسرا مستحق ہو گا تو وہ بھی معلوم ہو جائے گا اور حضور ﷺ ہمارے متعلق اپنے خلیفہ کو ممکن ہے کچھ وصیتیں کر دیں لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم! اگر ہم نے اس وقت آپ سے اس کے متعلق کچھ پوچھا اور آپ نے انکار کر دیا تو پھر لوگ ہمیں ہمیشہ کے لیے اس سے محروم کر دیں گے۔ میں تو ہرگز حضور ﷺ سے اس کے متعلق کچھ نہیں پوچھوں گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کمال دانائی تھی جو انہوں نے یہ خیال ظاہر فرمایا جس سے کئی فتنوں کا دروازہ بند ہو گیا، رضی اللہ عنہ۔

٤٤٤٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَا هُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي لَهُمْ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي صُفُوفِ الصَّلَاةِ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ أَنَسٌ: وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَشَارَ

(۴۴۴۸) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے لیث نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے عقیل نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پیر کے دن مسلمان فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے کہ اچانک حضور اکرم ﷺ نظر آئے۔ آپ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کا پردہ اٹھا کر صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھ رہے تھے، صحابہ رضی اللہ عنہم نماز میں صف باندھے کھڑے ہوئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر ہنس پڑے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تاکہ صف میں آجائیں۔ آپ نے سمجھا کہ حضور اکرم ﷺ نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، قریب تھا کہ مسلمان اس خوشی کی وجہ سے جو حضور اکرم ﷺ کو دیکھ کر انہیں ہوئی تھی کہ وہ اپنی نماز توڑنے ہی کو تھے لیکن حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ

إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَأَرْخَى السِّتْرَ. [راجع: ٦٨٠]

نماز پوری کرلو' پھر آپ حجرہ کے اندر تشریف لے گئے اور پردہ ڈال لیا۔

تشریح یہ حیات مبارکہ کے آخری دن دو شنبہ کی فجر کی نماز تھی' تھوڑی دیر تک آپ اس نماز باجماعت کے پاک مظاہرہ کو ملاحظہ فرماتے رہے' جس سے رخ انور پر بشاشت اور ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ اس وقت وجہ مبارک ورق قرآن معلوم ہو رہا تھا۔ اس کے بعد حضور ﷺ پر دنیا میں کسی دوسری نماز کا وقت نہیں آیا۔ اسی موقع پر آپ نے حاضرین کو بار بار تاکید فرمائی تھی الصلوۃ الصلوۃ وما ملکت ایمانکم یہی آپ کی آخری وصیت تھی جسے آپ نے کئی بار دہرایا' پھر نزع کا عالم طاری ہو گیا۔ (ﷺ)

٤٤٤٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللهِ عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تُوُفِّيَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَأَنَّ اللهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ، دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَبِيَدِهِ السِّوَاكُ، وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ، فَقُلْتُ: آخُذُهُ لَكَ؟ فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ. فَتَنَاوَلْتُهُ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ أُلَيِّنُهُ لَكَ. فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ أَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ يَشُكُّ عُمَرُ فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ يَقُولُ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ)) ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ: ((فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى)) حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ. [راجع: ٨٩٠]

(۴۴۴۹) مجھ سے محمد بن عبید نے بیان کیا' کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا' ان سے عمر بن سعید نے' انہیں ابن ابی ملیکہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابو عمرو ذکوان نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں' اللہ کی بہت سی نعمتوں میں ایک نعمت مجھ پر یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات میرے گھر میں اور میری باری کے دن ہوئی۔ آپ اس وقت میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی وفات کے وقت میرے اور آپ کے تھوک کو ایک ساتھ جمع کیا تھا کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ گھر میں آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک مسواک تھی۔ حضور ﷺ مجھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے' میں نے دیکھا کہ آپ اس مسواک کو دیکھ رہے ہیں۔ میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں' اس لیے میں نے آپ سے پوچھا' یہ مسواک آپ کے لیے لے لوں؟ آپ نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا' میں نے وہ مسواک ان سے لے لی۔ حضور ﷺ اسے چبا نہ سکے' میں نے پوچھا آپ کے لیے میں اسے نرم کر دوں؟ آپ نے سر کے اشارہ سے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے مسواک نرم کر دی۔ آپ کے سامنے ایک بڑا پیالہ تھا' چمڑے کا یا لکڑی کا (راوی حدیث) عمر کو اس سلسلے میں شک تھا' اس کے اندر پانی تھا' آنحضرت ﷺ بار بار اپنے ہاتھ اس کے اندر داخل کرتے اور پھر انہیں اپنے چہرے پر پھیرتے اور فرماتے لا الہ الا اللہ۔ موت کے وقت شدت ہوتی ہے پھر آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر کہنے لگے "فی الرفیق الاعلی"

یہاں تک کہ آپ رحلت فرما گئے اور آپ کا ہاتھ جھک گیا۔

٤٤٥٠- حدثنا إسماعيل، قال: حدثني سليمان بن بلال، حدثنا هشام بن عروة، أخبرني أبي عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله ﷺ كان يسأل في مرضه الذي مات فيه يقول: ((أين أنا غدا؟)) يريد يوم عائشة فأذن له أزواجه يكون حيث شاء فكان في بيت عائشة حتى مات عندها. قالت عائشة: فمات في اليوم الذي كان يدور علي فيه في بيتي فقبضه الله، وإن رأسه لبين نحري وسحري وخالط ريقه ريقي. ثم قالت: دخل عبد الرحمن بن أبي بكر ومعه سواك يستن به، فنظر إليه رسول الله ﷺ فقلت له: أعطني هذا السواك يا عبد الرحمن فأعطانيه. فقضمته ثم مضغته فأعطيته رسول الله ﷺ فاستن به وهو مستند إلى صدري. [راجع: ٨٩٠]

(۴۴۵۰) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا' کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا' انہیں ان کے والد نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مرض الموت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے رہتے تھے کہ کل میرا قیام کہاں ہو گا' کل میرا قیام کہاں ہو گا؟ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے منتظر تھے' پھر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر قیام کی اجازت دے دی اور آپ کی وفات انہیں کے گھر میں ہوئی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آپ کی وفات اسی دن ہوئی جس دن قاعدہ کے مطابق میرے یہاں آپ کے قیام کی باری تھی۔ رحلت کے وقت سر مبارک میرے سینے پر تھا اور میرا تھوک آپ کے تھوک کے ساتھ ملا تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے اور ان کے ہاتھ میں استعمال کے قابل مسواک تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا تو میں نے کہا کہ عبدالرحمٰن! یہ مسواک مجھے دے دو۔ انہوں نے مسواک مجھے دے دی۔ میں نے اسے اچھی طرح چبایا اور جھاڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دی' پھر آپ نے وہ مسواک کی' اس وقت آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

٤٤٥١- حدثنا سليمان بن حرب، حدثنا حماد بن زيد، عن أيوب عن ابن أبي مليكة، عن عائشة رضي الله عنها قالت: توفي النبي ﷺ في بيتي وفي يومي وبين سحري ونحري، وكانت إحدانا تعوذه بدعاء إذا مرض، فذهبت أعوذه فرفع رأسه إلى السماء وقال: ((في الرفيق الأعلى، في الرفيق الأعلى)) ومر عبد الرحمن بن أبي بكر وفي يده جريدة رطبة فنظر إليه النبي

(۴۴۵۱) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا' کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا' ان سے ایوب نے' ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میرے گھر میں' میری باری کے دن ہوئی۔ آپ اس وقت میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جب آپ بیمار پڑے تو ہم آپ کی صحت کے لیے دعائیں کیا کرتے تھے۔ اس بیماری میں بھی میں آپ کے لیے دعا کرنے لگی لیکن آپ فرما رہے تھے اور آپ کا سر آسمان کی طرف اٹھا ہوا تھا فی الرفیق الاعلیٰ فی الرفیق الاعلیٰ اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک تازہ ٹہنی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا تو میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً، فَأَخَذْتُهَا فَمَضَغْتُ رَأْسَهَا وَنَفَضْتُهَا، فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ فَاسْتَنَّ بِهَا كَأَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنًّا، ثُمَّ نَاوَلَنِيهَا فَسَقَطَتْ يَدُهُ أَوْ سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ فَجَمَعَ اللهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ، فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ.

[راجع: ٨٩٠]

٤٤٥٢، ٤٤٥٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُغَشًّى بِثَوْبِ حِبَرَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى، ثُمَّ قَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، وَاللهِ لَا يَجْمَعُ اللهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ، أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا. [راجع: ١٢٤١، ١٢٤٢]

٤٤٥٤- قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَقَالَ: اجْلِسْ يَا عُمَرُ فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَّا بَعْدُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا ﷺ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ،

ٹہنی میں نے ان سے لے لی۔ پہلے میں نے اسے چبایا' پھر صاف کر کے آپ کو دے دی۔ حضور ﷺ نے اس سے مسواک کی' جس طرح پہلے آپ مسواک کیا کرتے تھے اس سے بھی اچھی طرح سے' پھر حضور ﷺ نے وہ مسواک مجھے عنایت فرمائی اور آپ کا ہاتھ جھک گیا' یا (راوی نے یہ بیان کیا کہ) مسواک آپ کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے اور حضور ﷺ کے تھوک کو اس دن جمع کر دیا جو آپ کی دنیا کی زندگی کا سب سے آخری اور آخرت کی زندگی کا سب سے پہلا دن تھا۔

(۴۴۵۲۔ ۴۴۵۳) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' ان سے عقیل نے بیان کیا' ان سے ابن شہاب نے بیان کیا' انہیں ابوسلمہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی قیام گاہ مسنح سے گھوڑے پر آئے اور آ کر اترے' پھر مسجد کے اندر گئے۔ کسی سے آپ نے کوئی بات نہیں کی۔ اس کے بعد آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں آئے اور حضور اکرم ﷺ کی طرف گئے' نعش مبارک ایک یمنی چادر سے ڈھکی ہوئی تھی۔ آپ نے چہرہ کھولا اور جھک کر چہرہ مبارک کو بوسہ دیا اور رونے لگے' پھر کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں خدا کی قسم' اللہ تعالیٰ آپ پر دو مرتبہ موت طاری نہیں کرے گا۔ جو ایک موت آپ کے مقدر میں تھی' وہ آپ پر طاری ہو چکی ہے۔

(۴۴۵۴) زہری نے بیان کیا اور ان سے ابوسلمہ نے بیان کیا' ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے کچھ کہہ رہے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا عمر! بیٹھ جاؤ' لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کیا۔ اتنے میں لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے اور آپ نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا' امابعد! تم میں جو بھی محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کی وفات ہو چکی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی

وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللهَ، فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ. قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ - إِلَى قَوْلِهِ - الشَّاكِرِينَ﴾ [آل عمران: ١٤٤] وَقَالَ: وَاللهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللهَ أَنْزَلَ هَذِهِ الآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَتَلَقَّاهَا النَّاسُ مِنْهُ كُلُّهُمْ، فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا، فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: وَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا، فَعَقِرْتُ حَتَّى مَا تُقِلُّنِي رِجْلَايَ وَحَتَّى أَهْوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ مَاتَ.

[راجع: ١٢٤٢]

عبادت کرتا تھا تو (اس کا معبود) اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور اس کو کبھی موت نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ "محمد صرف رسول ہیں' ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں" ارشاد "الشاکرین" تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا' خدا کی قسم! ایسا محسوس ہوا کہ جیسے پہلے سے لوگوں کو معلوم ہی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے اور جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی تلاوت کی تو سب نے ان سے یہ آیت سیکھی۔ اب یہ حال تھا کہ جو بھی سنتا تھا وہی اس کی تلاوت کرنے لگ جاتا تھا۔ (زہری نے بیان کیا کہ) پھر مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' خدا کی قسم! مجھے اس وقت ہوش آیا' جب میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا' جس وقت میں نے انہیں تلاوت کرتے سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی ہے تو میں سکتے میں آگیا اور ایسا محسوس ہوا کہ میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا پائیں گے اور میں زمین پر گر جاؤں گا۔

تشریح: ایسے نازک وقت میں امت کو سنبھالنا یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کا مقام تھا۔ اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے پہلے ہی ان کو اپنا خلیفہ بنا کر امام نماز بنا دیا تھا جو ان کی خلافت حقہ کی روشن دلیل ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر کہ خدا! آپ پر دو موت طاری نہیں کرے گا' ان صحابہ رضی اللہ عنہم کا رد کیا جو یہ سمجھتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر زندہ ہوں گے اور منافقوں کے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے کیونکہ اگر ایسا ہو تو پھر وفات ہو گی گویا دو بار موت ہو جائے گی۔ بعضوں نے کہا دو بار موت نہ ہونے سے یہ مطلب ہے کہ پھر قبر میں آپ کو موت نہ ہو گی بلکہ آپ زندہ رہیں گے۔ امام احمد کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی' میں نے آپ کو ایک کپڑے سے ڈھانک دیا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ اور مغیرہ رضی اللہ عنہ آئے۔ دونوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے اجازت دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعش کو دیکھ کر کہا ہائے آپ بیہوش ہو گئے ہیں۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ انتقال فرما چکے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو ڈانٹتے ہوئے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک مرنے والے نہیں ہیں جب تک سارے منافقین کا قلع قمع نہ کر دیں۔ ایک روایت میں یوں ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ یوں کہہ رہے تھے خبردار! جو کوئی یہ کہے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے ہیں' میں تلوار سے اس کا سر اڑا دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو واقعی یہ یقین تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرے نہیں ہیں یا ان کا یہ فرمانا بڑی مصلحت اور سیاست پر مبنی ہو گا۔ انہوں نے یہ چاہا کہ پہلے خلافت کا انتظام ہو جائے بعد میں آپ کی وفات کو ظاہر کیا جائے' ایسا نہ ہو آپ کی وفات کا حال سن کر دین میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے۔

٤٤٥٥، ٤٤٥٦، ٤٤٥٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ

(۴۴۵۵۔۴۴۵۶۔۴۴۵۷) مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان

٨٥- باب آخِرِ مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ

٤٤٦٣- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ يُونُسُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: ((إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُخَيَّرُ)) فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ. ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الأَعْلَى)) فَقُلْتُ: إِذًا لاَ يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ. قَالَتْ: فَكَانَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا ((اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الأَعْلَى)).

[راجع: ٤٤٣٥]

باب نبی کریم ﷺ کا آخری کلمہ جو زبان مبارک سے نکلا

(۴۴۶۳) ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا' کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا' ان سے یونس نے بیان کیا' ان سے زہری نے بیان کیا' انہیں سعید بن مسیب نے کئی اہل علم کی موجودگی میں خبردی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ حالت صحت میں فرمایا کرتے تھے کہ ہر نبی کی روح قبض کرنے سے پہلے انہیں جنت میں ان کی قیام گاہ دکھائی گئی' پھر اختیار دیا گیا' پھر جب آپ بیمار ہوئے اور آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ اس وقت آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ جب ہوش میں آئے تو آپ نے اپنی نظر گھر کی چھت کی طرف اٹھالی اور فرمایا' اللھم الرفیق الاعلی (اے اللہ! مجھے اپنی بارگاہ میں انبیاء اور صدیقین سے ملا دے) میں اسی وقت سمجھ گئی کہ اب آپ ہمیں پسند نہیں کر سکتے اور مجھے وہ حدیث یاد آگئی جو آپ حالت صحت میں ہم سے بیان کیا کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آخری کلمہ جو زبان مبارک سے نکلا وہ یہی تھا کہ "اللھم الرفیق الاعلی"

تشریح نزع کی حالت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کو سہارا دیئے ہوئے پس پشت بیٹھی ہوئی تھیں۔ پانی کا پیالہ حضور ﷺ کے سرہانے رکھا ہوا تھا۔ آپ پیالہ میں ہاتھ ڈالتے اور چہرہ پر پھیر لیتے تھے۔ چہرہ مبارک کبھی سرخ ہوتا کبھی زرد پڑ جاتا' زبان مبارک سے فرما رہے تھے لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات اتنے میں عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ ہاتھ میں تازہ مسواک لئے ہوئے آگئے۔ آپ نے مسواک پر نظر ڈالی تو حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مسواک کو اپنے دانتوں سے نرم کر کے پیش کر دیا۔ حضور ﷺ نے مسواک کی پھر ہاتھ کو بلند فرمایا اور زبان اقدس سے فرمایا اللھم الرفیق الاعلی اس وقت ہاتھ لٹک گیا اور پتلی اوپر کو اٹھ گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

٨٦- باب وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ

٤٤٦٤، ٤٤٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا.

باب نبی کریم ﷺ کی وفات کا بیان

(۴۴۶۴-۴۴۶۵) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا' کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمن نے بیان کیا' ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے' ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے اور ان سے عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے کہ نبی کریم ﷺ نے (بعثت کے بعد) مکہ میں دس سال تک قیام کیا۔ جس میں آپ پر وحی نازل ہوتی رہی اور مدینہ میں بھی دس سال تک آپ

طرفه في: [٤٩٧٨].

کا قیام رہا۔

٤٤٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٣٥٣٦]

(۴۴۶۶) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' ان سے عقیل نے' ان سے ابن شہاب نے' ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے سعید بن مسیب نے بھی اسی طرح خبر دی تھی۔

تشریح: ۱۲/ ربیع الاول ۱۱ھ یوم دو شنبہ وقت چاشت تھا کہ جسم اطہر سے روح انور نے پرواز کیا' اس وقت عمر مبارک ۶۳ سال قمری پر چار دن تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون' صلی اللہ علیہ وسلم۔

٨٧- باب

باب

٤٤٦٧ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ يَعْنِي صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

[راجع: ٢٠٦٨]

(۴۴۶۷) ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا' ان سے اعمش نے' ان سے ابراہیم نخعی نے' ان سے اسود بن یزید نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے یہاں تیس صاع جو کے بدلے میں گروی رکھی ہوئی تھی۔

تشریح: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس یہودی کا قرض ادا کر کے آپ کی زرہ چھڑا لی۔ ان حالات میں اگر ذرا سی بھی عقل والا آدمی غور کرے گا تو صاف سمجھ لے گا کہ آپ سچے پیغمبر تھے۔ دنیا کے بادشاہوں کی طرح ایک بادشاہ نہ تھے۔ اگر آپ دنیا کے بادشاہوں کی طرح ہوتے تو لاکھوں کروڑوں روپے کی جائیداد اپنے بچوں اور بیویوں کے لیے چھوڑ دیتے۔

٨٨- باب بَعْثِ النَّبِيِّ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ

باب نبی کریم ﷺ کا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو مرض الموت میں ایک مہم پر روانہ کرنا

٤٤٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ. عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ، اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ أُسَامَةَ فَقَالُوا فِيهِ: فَقَالَ

(۴۴۶۸) ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا' کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے بیان کیا' ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا' ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے کہ نبی کریم ﷺ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو ایک لشکر کا امیر بنایا تو

النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِي أُسَامَةَ وَإِنَّهُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ)).

[راجع: ۳۷۳۰]

بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اسامہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض کر رہے ہو حالانکہ وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

٤٤٦٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ، فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ)). [راجع: ۳۷۳۰]

(۴۴۶۹) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا' کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا' ان سے عبداللہ بن دینار نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ بعض لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو خطاب کیا اور فرمایا' اگر آج تم اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے والد کی امارت پر اسی طرح اعتراض کر چکے ہو اور خدا کی قسم! اس کے والد (زید رضی اللہ عنہ) امارت کے بہت لائق تھے اور مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے اور یہ (یعنی اسامہ رضی اللہ عنہ) بھی ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

تشریح: باوجودیکہ اس لشکر میں بڑے بڑے مہاجرین جیسے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما شریک تھے مگر آپ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو سردار لشکر بنایا۔ اس سے یہ غرض تھی کہ ان کی دلجوئی ہو اور وہ اپنے والد زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے خوب دل کھول کر لڑیں۔ اس لشکر کی تیاری کا آنحضرت ﷺ کو بڑا خیال تھا۔ مرض موت میں بھی کئی بار فرمایا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ کا لشکر روانہ کرو مگر اسامہ رضی اللہ عنہ شہر سے باہر نکلے ہی تھے کہ آپ کی وفات ہو گئی اور اسامہ رضی اللہ عنہ مع لشکر واپس آ گئے۔ بعد میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں اس لشکر کو روانہ کیا اور اسامہ رضی اللہ عنہ گئے۔ انہوں نے اپنے باپ کے قاتل کو قتل کیا۔

۸۹- باب

باب

٤٤٧٠ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، أَنَّهُ قَالَ لَهُ: مَتَى هَاجَرْتَ؟ قَالَ: خَرَجْنَا مِنَ الْيَمَنِ مُهَاجِرِينَ فَقَدِمْنَا الْجُحْفَةَ فَأَقْبَلَ رَاكِبٌ فَقُلْتُ لَهُ: الْخَبَرَ؟ فَقَالَ: دَفَنَّا النَّبِيَّ ﷺ مُنْذُ خَمْسٍ، فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِي بِلاَلٌ

(۴۴۷۰) ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا' کہا کہ مجھے عبداللہ بن وہب نے خبر دی' کہا کہ مجھے عمرو بن حارث نے خبر دی' انہیں عمرو بن ابی حبیب نے' ان سے ابوالخیر نے عبدالرحمن بن عسیلہ صنابحی سے' جناب ابوالخیر نے ان سے پوچھا تھا کہ تم نے کب ہجرت کی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ ہم ہجرت کے ارادے سے یمن سے چلے' ابھی ہم مقام جحفہ میں پہنچے تھے کہ ایک سوار سے ہماری ملاقات ہوئی۔ ہم نے ان سے مدینہ کی خبر پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کو پانچ دن ہو چکے ہیں میں نے پوچھا تم نے لیلۃ القدر کے